بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

جلد ۷ نمبر ۱۵

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دوبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم اگست ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
دل پسند مشغلے (باغبانی نمبر ۲)..	۳/۵	(عبدالرحیم شبلی)
پردہ۔ غربی ممالک کی ازدواجی زندگی..	۵/۶	
صداقت مسیح موعودؑ کے دلایل۔...	۷/۱۲	محترمہ ام داؤد صاحبہ۔
آنحضرت صلعم کے عورتوں پر احسانات۔	۱۳/۱۵	مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔
پیدایش عورت	۱۵/۱۷	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نصراللہ۔
چندہ کشمیر	۱۷/۱۹	(فنانشل سیکرٹری چندہ کشمیر)

مشن اسکول کی لیڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اک مشن اسکول کی لیڈی بصد انداز و ناز
دختران ہند سے ہے خوب سرگرم نیاز

پھر رہی ہے لڑکیوں کی صف میں بل کھاتی ہوئی
ہاتھ میں شانہ لئے زلفوں کو سلجھاتی ہوئی

اس خم کاکل میں ہے پوشیدہ کتنی گیرودار
کچھ خبر بھی ہے تجھے ناواقفِ لیل و نہار

قوم کو ڈسنے کی خاطر پے بہ پے بل کھائیں گی
کل نہیں زلفوں میں کالی ناگنیں لہرائیں گی

اس کے شانے سے نہ ہو جائیں کہیں سینے فگار
اس مشن اسکول کی عورت سے رہنا ہوشیار

باد طوفانی ہوائے سرد بنکر آئی ہے
پیر زن فرہاد کی ہمدرد بنکر آئی ہے

بشیر ملیح آبادی

توسیع اشاعت مصباح

میں ناظرات مصباح کو توسیع اشاعت مصباح کی جانب توجہ دلاتا ہوں۔ اسوقت خرچ زیادہ اور آمد کم ہے۔ اس کا اثر لازمی طور سے اخبار کی اشاعت و باقاعدگی پر پڑے گا پس کوشش کی جائے۔ کہ ہر احمدی گھر میں ایک پرچہ مصباح جاری ہو۔ اور اپنے اپنے اقرباء میں بھی اشاعت بڑھائی جائے۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اگست ۱۹۳۳ء

دلپسند مشغلے

نمبر ۲

باغبانی

گذشتہ پرچہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ فطری رجحان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا نام ہابی ہے۔ اور اس کے لئے انسان کو اپنی تمام تر کوششیں صرف کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن اس میں انسان نفرت یا تھکاوٹ محسوس نہیں کرتا۔ بلکہ اسکو ایک حظ اور لطف آتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ باغبانی بھی اسی قسم کی ایک ہابی ہے۔

باغبانی ان معدودے چند پیشوں میں سے ہے۔ جنکو بوجہ چھوٹے پیمانے پر ہونے کے ذاتی غور و پرداخت کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ پیشہ محنت اور کاوش از حد چاہتا ہے۔ تاہم جو لطف اور مزا پھولوں اور پتّوں کی دنیا میں آتا ہے وہ شاید ہی کہیں اور آتا ہو۔ اگر انسان صرف اُن کے ارتقار کیطرف ہی غور کرتا رہے۔ تو اس کے لئے نہ صرف دلچسپی کا ایک سامان مہیّا ہو جائے گا۔ بلکہ خالق و مالک کی صنّاعی اور قدرت بھی اس کے دل میں روحانیّت کی ایک لہر دوڑا دیگی۔

ویسے بھی اگر دیکھا جائے۔ تو پھول زیب و زیبائش کے لئے بہترین سامان ہیں۔ اگر گھر کی وضعداری اور جگہ کا لحاظ کر کے پھولوں کے گملے اور کیاریاں بنائی جائیں تو مکان کی خوبصورتی دو بالا ہو جائے گی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو رعنائی اور نفاست پھولوں کے چند گلدستے پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ بیش بہا فرنیچر اور قیمتی ساز و سامان نہیں کر سکتے۔

تازہ پھولوں کی خوشبو ہزار عطروں سے بہتر ہے اور کہیں زیادہ صحت افزاء روحانیّت کے لئے بھی یہ از حد مفید ہے۔ اس سے نیک کاموں کیطرف رغبت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

یہ صحیح ہے کہ پھول اور پھل باہر سے بھی خریدے جا سکتے ہیں۔ لیکن جو فرحت اور خوشی خود ساختہ اشیاء سے حاصل ہوتی ہے وہ بازاری اشیاء سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔

پھولوں کی صحیح قدر کچھ انگریز لوگ ہی جانتے ہیں۔ اور کہیں نہ ہو تو کھانے کی میز اور ڈرائنگ روم کی زیبائش کے لئے ہی پھول لگائیں گے۔ اور اگر خود پھول نہ اگا سکیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو بازار سے ہی خرید کر لا رکھیں گے۔ اوّل تو یورپ میں شاید ہی کوئی گھر ہو جہاں پھلواڑی یا چھوٹا سا باغیچہ موجود نہ ہو۔ بلکہ وہاں تو اکثروں کا پیشہ ہی یہ ہے۔ اور غریب لوگ اسی کے سہارے چند پیسے بھی کما لیتے ہیں +

سال میں ایک دن مقرر ہے۔ جس دن وہاں پھولوں اور پتوں کی نمائش ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کو کچھ نہ کچھ خریدنا پڑتا ہے۔ بلکہ خریدار اصل قیمت سے کچھ زیادہ ہی رقم ادا کر جاتے ہیں۔ جو شخص نہ لینا چاہے اسکو زبردستی پکڑا دیئے جاتے ہیں۔ اس مد میں جسقدر نفع ہو وہ غریبوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے +

اگر کوئی کمانا نہ بھی چاہے تو بھی یہ مشغلہ نہایت پاکیزہ ہے۔ اور یہ کوئی زیادہ مہنگا نہیں بیٹھتا۔ صرف ایکدفعہ کھاد اور بیج وغیرہ پر چند آنے صرف کرنے پڑتے ہیں۔ پھر سارا سال جو لطف اُن سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس رقم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے۔

صرف ضرورت اِسبات کی ہے۔ کہ گھر کے پائیں یا صحن میں ایک قطعۂ زمین اس مقصد کیلئے حاصل کر لیا جائے۔ اور اُس پر پورے شوق اور تندہی سے کاشت کی جائے۔ اگر زمین کافی نہ ہو تو چند گملے یا لکڑی کے بکس مختلف لمبائی چوڑائی کے حسب ضرورت و خواہش مگر ۶ سے ۱۹ انچ اونچے کام دے جائیں گے۔

زمین کو مفید بنانے کے لئے تھوڑی سی کھاد دینا لازمی ہے۔ کھاد گائے بیل کے سڑے بھر بھرے گوبر اور بوسیدہ نباتاتی مادہ کی ہوتی ہے۔ دس گز مربع زمین کے لئے ایک من کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک گملہ میں تقریباً آدھ سیر ڈالی جاتی ہے +

جب زمین تیار ہو جائے تو اس میں پودے اُگانے کے دو طریق ہیں۔ یا تو قلموں کے ذریعہ سے یا بیجوں کے ذریعہ سے۔ عام طور پر قلمیں اسوقت لگائی جاتی ہیں جب پھول سدا بہار ہوں۔ اور بیج اسوقت جب موسمی پھول اُگانے مقصود ہوں۔ بیج مندرجہ ذیل پتوں سے منگوائے جا سکتے ہیں:۔

۱۔ امریکن سیڈ کمپنی میکلوڈ روڈ لاہور۔

۲۔ پسٹن اینڈ سنز پارک اسٹریٹ کلکتہ۔

قیمت دو آنے سے آٹھ آنے پیکٹ +

قلموں کے لئے پنجابی بہنیں لارنس گارڈن لاہور سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں +

میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ کہ پھول اُگانے کا طریق کیا ہے۔ اور اس کی دیکھ بھال کس طرح کی جاتی ہے۔ مجھے تو صرف یہ افسوس ہے۔ کہ ہندوستان میں اس شعبہ کیطرف بہت کم توجہ و کوشش کی گئی ہے۔ ہماری بد ذوقی کا اندازہ صرف اسبات سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیں سوائے گلاب۔ موتیا اور چنبیلی کے کسی پھول کا نام ہی نہیں آتا۔ نرگس۔ سوسن۔ لالہ سنے تو بہتوں نے ہونگے۔ لیکن دیکھے شاید نصف نے بھی نہ ہوں +

اِس صنعت کو فروغ دینے کے کئی فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہندوستانیوں کو جو سال کے اکثر حصہ میں بے کار رہتے ہیں۔ وقت گذارنے کے لئے ایک عمدہ پیشہ ہاتھ آ جائے گا۔ دوسرے ہمارے عطر اور تیل کی صنعت فروغ پا جائے گی۔ ایک ماہر ہارٹی کلچر (پھولوں کی کاشت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے والے کا بیان ہے۔ کہ "ہندوستان کے پھول جنگلوں میں کھلتے ہیں اور اُن کی خوشبو وہیں ضایع ہو جاتی ہے"۔ یعنے اوّل تو باغبانی گھریلو پیشہ خیال ہی نہیں کیا جاتا۔ دوم جنگلی پھولوں سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ ظاہر ہے کہ ہم قدرت کے دئے ہوئے تحائف کی پرواہ نہیں کرتے اور یہ بات قومی نقصان کے مترادف ہے ؛

پھول اُگانے کا موسم آجکل ہی ہے۔ خصوصاً گُلِ داؤدی آجکل ہی بویا جاتا ہے۔ اخیر اکتوبر یا نومبر میں یہ پھول تیار ہو جاتے ہیں۔ اور نہایت دیدہ زیب معلوم ہوتے ہیں۔ غالباً جنوری میں انکا موسم ختم ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد دیگر پھول بوئے جاسکتے ہیں۔ جن کی بہار مئی کے مہینہ تک رہتی ہے گی ؛

اس موضوع پر متعدد کتابیں ہیں۔ جو کسی تاجر کتب سے طلب کی جاسکتی ہیں۔ یا معمولی باتیں تو مذکورہ کمپنیاں ہی بتا دیں گی ؛

پھر پھولوں کے ساتھ ساتھ ترکاریاں بھی اگائی جاسکتی ہیں۔ وہ گھر تو نہایت بدذوق ہو گا جسمیں پودے کی بھی ایک ڈنٹھل نہ ہو۔ آہستہ آہستہ دیگر سبزیاں بوئی جاسکتی ہیں۔ میں نے بعض گھرانے دیکھے ہیں جو صرف اپنے گھر کی اُگائی ہوئی سبزیاں سارا سال کھاتے ہیں اور اُن کی بہت ساری بچت ہو جاتی ہے ؛

خلاصہ کلام یہ کہ باغبانی ایک مفید ہاؔبی ہے۔ اور بوجہ فنِ لطیف ہونے کے عورتوں سے ساتھ ایک خاص نسبت رکھتا ہے۔ اسکے نہ صرف انکی صحت درست ہو جائے گی۔ بلکہ فرصت کا وقت بھی ایک بہترین مصرف میں کٹے گا ؛

کیا پردہ مُسلمانوں کی نئی ایجاد ہے؟

ہندو جرائد اور ہندو لیڈر یہ اعتراض اٹھاتے ہیں۔ کہ پردہ ایک ظالمانہ فعل ہے جو ہندوستان میں مسلمانوں کی وجہ سے رائج ہوا ہے۔ اس سے پہلے جہلائے عرب کے علاوہ جو اپنی نفس پرستی کی خرابی کے سبب صنف لطیف کو نہیں دیکھ سکتے تھے دنیا کے اور کسی خطے یا قوم میں پردے کی غیر فطری رسم نہ تھی۔ ہم اہل ہنود ہی کی پرانی تواریخ سے ثابت کرتے ہیں کہ پردہ صرف مسلمانوں کی ایجاد نہیں۔ رامائن جو بہت پرانی تاریخ ہے۔ ہمیں بتا رہی ہے۔ کہ لنکا کو فتح کرنے کے بعد جب بادشاہ رامانے دربار منعقد کیا تو راجہ بھیشن نے شوقین تماشائیوں کو حکم دیا کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں عورتوں کا مردوں کے سامنے آنا ممنوع تھا۔ رامانے جب تماشائیوں کو منتشر ہوتے دیکھا تو حیرت سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیوں جا رہے ہیں۔ راجہ بھیشن نے جواب دیا کہ میں نے ہی انہیں چلے جانے کا حکم دیا ہے کیونکہ میں نے سمجھا تھا کہ آپ سیتا کا اس مجمع میں آنا گوارہ نہ کریں گے۔

اس پر بادشاہ رامانے کہا کہ عورتوں کا سوئمبر یا کسی ایسی ہی مذہبی رسم کی ادائیگی کے موقع پر عوام میں آنا ممنوع نہیں انہیں اجازت ہے کہ اُن موقعوں پر جبکہ وہ چاروں طرف سے پریشانیوں میں گھری ہوئی ہوں یا دوران جنگ میں ہوں تو پردہ نہ کریں۔ انہیں کوئی گناہ نہ ہو گا۔ رامائن میں ایک جگہ یہ بھی تحریر ہے کہ رام کے بھائی لکشمن نے کہا میں نے سوائے پیروں کے سیتا کے جسم کا کوئی حصہ نہیں دیکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ فقرے اس کی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں بھی پردہ کی رسم تھی +

پردہ دھرم کا ایک جزو ہے - جب ہر دریودھن کو جوئے میں یدھشٹر نے سب کچھ بخش دینے کے بعد رانی دروپدی کو بھی ہار دیا۔ تو جیتنے والے خوش قسمت انسان نے رانی کو دربار میں لانے کا حکم دیا۔ چنانچہ دروپدی نے دریودھن اور حاضرین کے سامنے کہا "راجاؤں نے مجھے ایک بار کبھی سوئمبر کے موقع پر دیکھا تھا۔ اس سے قبل یا اس کے بعد کسی نامحرم کی آنکھ مجھ پر نہیں پڑی لیکن افسوس ہے کہ میں آج اس مجمع عام میں کھڑی ہوں۔ مجھے ہوا یا سورج کی روشنی نے بھی کبھی بے پردہ نہیں دیکھا۔ دھرم کی اس سے زیادہ بے عزتی نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک عورت کو منظر عام پر آنا پڑے +

اس سے معلوم ہوا۔ کہ پردہ ایک پرانا دستور ہے جو دنیا کی مختلف اقوام میں عرصہ دراز سے رائج ہے۔ اب اگر اس کو غیر ضروری اور غیر فطری امر سمجھتے ہوئے مٹا دیا گیا تو جس طرح معدے کی طاقت سے زیادہ غذا کھا لینے سے بدہضمی کا احتمال کیا بلکہ خدشہ ہے۔ بعینہٖ پردے کے اٹھ جانے کو دور کر دینے سے تہذیب شرم و حیا کی موت کا امکان ہے آزادی کا نام یا مقصد بے پردگی اور بے حیائی نہیں +

(حمایت اسلام)

مغربی ممالک کی ازدواجی زندگی

۱۹۲۸ء میں ماسکو کے اندر ۲۸۱۷۵ شادیاں ہوئیں اور ۲۱۲۲۰ طلاقیں گویا ۷۵ فیصدی طلاقیں ہوئیں ۲۱۲۲۰ طلاقوں میں سے ۳۹۷ شادی کے دو ہفتہ بعد ہی ہو گئیں ۳۲۳ ایک ماہ کے اندر ۱۲۱۳ تین ماہ کے اندر اور ۲۰۹۵ دو سال کے اندر اور ۱۸۰۰۳ تین سال کے اندر +

گذشتہ سال روس میں ۱۳۲۲۳۹۳ شادیاں ہوئیں اور ۴۹۲۴۴۲ طلاقیں تقریباً ۳۰ فیصدی طلاقیں قصبات اور مفصلات میں ۱۱۵۰۴۳۴ شادیاں ہوئیں اور ۲۵۴۳۷۰ طلاقیں۔ شہروں میں ۱۷۱۹۵۸ شادیوں میں سے ۸۱۵۳۵ گویا ۵۰ فیصدی سے زیادہ طلاقیں بلحاظ عمر کے ۱۸ سال میں سے ۷۹ مردوں اور ۲۵۲ عورتوں نے طلاق حاصل کی ۲۱ سال والوں میں سے ۳۴۴ اور ۴۶۳ عورتوں نے طلاق حاصل کی، ۳۰ اور ۳۴ کے درمیان والوں میں سے ۴۳۶۷ مرد اور ۳۴۴۶ عورتیں ہیں۔

۳۹ سال والوں میں مرد ۱۰۷۶ اور عورتیں ۳۵۵ ۵۵ اور ۶۵ سال والوں میں ۳۱۵ مرد اور ۹۲ عورتیں ۷۰ سے زیادہ عمر والوں میں ۲۵ مرد اور ۳ عورتیں۔ ایک آدمی نے دو سال کے عرصہ میں سات بار شادی اور سات بار طلاق حاصل کی آٹھویں بار حکومت نے شادی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا +

یہ طلاقیں یا تو مضحکہ خیز ہیں۔ یا پاگل پن کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ جو زیادہ تر نوجوانوں میں پایا جاتا ہے۔ ایک عورت جس کے شوہر کو دو بجے دن کے وقت اس کی شکایتی اطلاع ملی تین بجے اس نے طلاق حاصل کر لی۔ لیکن جب ساڑھے تین بجے تو عورت مکان پر واپس آئی تو اس کے سابق شوہر نے مناسب الفاظ میں مطلع کر کے معذرت حاصل کر لی۔ گریہ وزاری سے متاثر ہو کر چار بجے پھر شادی ہو گئی۔ غرض اس قسم کے واقعات ... اس سرزمین میں وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ جو تجربہ گاہ عظیم کے نام سے موسوم ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل!

"ہم" یعنے احمدؑ کیطرف منسوب ہونے والے آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق مثیل صحابہ عام عرف کے موافق احمدی غیر احمدیوں کی زبان پر قادیانی ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ شاہ دوجہان کی پیشگوئی کیمطابق عین چودھویں صدی کے سر پر لا یخلف اللہ المیعاد کی شان دکھاتے ہوئے مالک ارض و سموات نے اپنے وعدہ کے موافق ایک اپنے بندے کو مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن بنا کر مبعوث فرمایا۔ جو اماکم منکم کے مطابق آسمان سے نہیں بلکہ امت مرحومہ ہی میں سے پیدا ہو کر ہم میں آیا۔ ہمیں یقین کامل ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ اپنے مقررہ وقت پر آیا۔ اور سعید روحوں نے اسے پہچانا۔ اسکے دعاوی کو سچا سمجھا اور اسے قبول کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے لیکن کوئی پوچھنے والا ان سے پوچھے کہ صاحب! آپنے کیا دیکھا؟ کیا سمجھا؟ کن دلائل کی بنا پر اسے مانا؟ تو بیچاری ناقص العقل عورتوں کا تو کیا ذکر غالباً بعض احمدیت کا دعویٰ کرنے والے اور اخلاص کا دم بھرنیوالے مرد بھی سر جھکا کر خاموش ہو جائیں +

اے احمدی جماعت! اے یگانۂ زمانہ! اے وہ کہ تیرے نعرۂ اللہ اکبر سے مشرق و مغرب گونج اٹھے ہیں سن! دیکھ! اور یاد رکھ! کہ تیری ساری تبلیغی کوششیں صرف مردوں تک محدود ہیں۔ اور تو نے اپنے نصف حصے کو بالکل معطل و بیکار چھوڑ رکھا ہے۔ تجھے چاہیئے کہ اپنے دوسرے حصہ کو بھی جسے دنیا جنس لطیف کے نام سے یاد کرتی ہے۔ کام میں لگائے۔ تیرے مردوں کو کھانے کمانے سے فرصت نہیں ملتی لیکن عورتیں تو اس فکر سے ایک حد تک آزاد ہیں۔ پس تو دشمن کے مقابلہ میں انکی فوج تیار کر۔ انہیں قرآن مجید سکھا۔ حدیث شریف کے علم سے مزین کر۔ مسیح موعودؑ اور سلسلہ کی کتب سے انکو واقف کر اور پھر دیکھ کہ وہ صحابیات کی طرح مردوں کے دوش بدوش کس طرح کارہائے نمایاں کرتی نظر آتی ہیں +

اے احمدی خواتین! آپکو فخر ہے اس رتبہ پر جو خدائے ذوالمنن کیطرف سے آپکو عطا ہوا کہ اس نے آپکو اپنے مسیح کے پہچاننے اور اُسے قبول کرنیکی توفیق عطا کی۔ لیکن میں آپ سے پوچھتی ہوں۔ کہ کیا آپ اس اعتقاد پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں؟ اور کیا اگر کوئی غیر احمدی عورت آپ سے مسیح موعودؑ کی صداقت کے دلائل دریافت کرے۔ تو آپ بلا توقف بیان کر سکینگی؟ اور جبکہ آپ کو یقین ہے کہ آپ حق پر قائم ہیں۔ تو کیا آپ وتواصوا بالحق کے فرض کو ادا کرتی ہیں؟

اور اگر کوئی غیر احمدی بہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی پیشگوئی کے متعلق اعتراض کرے تو کیا آپ اسے خاطر خواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب دے سکیں گی؟

اور کیا اگر آپ اسے جواب نہ دے سکیں تو آپ اسکے لئے ٹھوکر اور ابتلاء کا موجب نہ بنیں گی۔

اسلئے آپ پر لازم ہے کہ جس مسیح پر آپ ایمان لائی ہیں۔ اور جس پر آپ دل و جان سے قربان ہونے کو تیار ہیں۔ اس کی صداقت کے دلائل آپ کو ازبر یاد ہوں تاکہ آپ اس صداقت کو جسے آپ نے قبول کیا ہے۔ غیر احمدی عورتوں تک پہنچا سکیں اور انکو بھی حضور کی غلامی میں لاسکیں۔ اور اس کام کے لئے حضور کی صداقت کے سینکڑوں دلائل حضور کی اپنی کتب سے اخذ کئے جا سکتے ہیں

ذیل میں بطور نمونہ چند دلائل تحریر کرتی ہوں اور اپنی احمدی بہنوں سے امید کرتی ہوں کہ وہ ان دلائل کو اچھی طرح یاد کرلیں گی۔ تاکہ وقت پر وہ ان سے کام لے کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہونے کے علاوہ بہت سی عورتوں کیلئے ہدایت اور نجات ابدی کا باعث بن سکیں۔

اس مضمون میں میرے مدنظر صرف مسلمان عورتوں کو حضور کی صداقت منوانا ہے۔ اسلئے میں قرآن مجید سے بعض ایسے دلائل پیش کروں گی جنہیں قرآن مجید نے پیش کر کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت آپ کے مخالفوں پر ثابت کی ہے۔ اور جب وہ دلائل اور معیار جو حضور رسول مقبول صلعم کو خدا کا سچا رسول ثابت کرتے ہیں حضرت مرزا صاحب میں پائے جائیں گے۔ تو یقیناً لازم آویگا۔ کہ آپ بھی اپنے دعوٰی میں سچے ہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جو بات حضور رسول مقبول اور آپ سے پہلے انبیاء کی سچائی کی دلیل ہو وہ حضرت مرزا صاحب میں پائی جاوے مگر آپ سچے نہ ہوں۔ اسسے تو قرآن مجید کے پیش کردہ معیاروں کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور یہ محال اور باطل ہے۔ اور کوئی مسلمان اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اب میں ذیل میں وہ دلائل لکھتی ہوں جن سے حضور کی صداقت ثابت ہوتی ہے*

پہلی دلیل

قرآن مجید حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کیلئے حضور کے منہ سے یہ دلیل کہلواتا ہے کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (سورہ یونس رکوع ۲) یعنے خدا کے حکم سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ کہ اے میری قوم کے لوگو دعوی نبوت سے پہلے میں تم میں چالیس سال تک زندگی بسر کر چکا ہوں۔ ان چالیس سالوں کے دوران میں کبھی کسی نے دغا فریب یا جھوٹ کا الزام مجھ پر نہیں لگایا نہ ہی میرے کیریکٹر پر کبھی کسی قسم کا بدنما داغ لگا ہے بلکہ ہر قسم کے عیوب سے پاک و صاف اور مطہر زندگی کا مشاہدہ کر کے تم نے مجھے امین کا خطاب دیا اور میرے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کیا۔ تم میں سے کہنے والوں نے صاف طور پر کہا کہ ماجربنا علیک الا صدقا۔ یعنے ہم نے کبھی تیرا کوئی جھوٹ نہیں دیکھا۔ تمہارے ہی بزرگوں نے میرے صدق کا عیسائی بادشاہ ہرقل کے سامنے اقرار کیا۔ غرض کہ تمہارے چھوٹے اور بڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارے ادنیٰ اور اعلےٰ سب میرے ثنا خوان تھے لیکن عہدہ نبوت پر میرا سرفراز ہونا تھا۔ کہ تمہارے سینوں میں حسد کی آگ مشتعل ہوئی اور تم نے میرے متعلق طرح طرح کے الزام لگانے شروع کئے کسی نے کہا کہ شاعر ہے۔ کسی نے کہا مجنون۔ کوئی بولا ساحر ہے۔ کسی نے ظاہر کیا کہ مسحور ہے۔

لیکن تم نے اتنا نہ سمجھا کہ جب میں بچپن کی لاابالیوں سے گذر چکا۔ جوانی کے جوش نے بھی مجھ پر کوئی اثر نہ کیا۔ اور محض خدا کے فضل و کرم سے میں ہر قسم کے امتحانوں سے بغیر قدم لڑکھڑائے کے گذر گیا۔ تو کیا اب اس سنجیدہ اور سمجھدار عمر میں اللہ تعالےٰ پر افترا کرنے اور جھوٹ باندھنے کا مرتکب ہوں گا۔ جبکہ اس سے قبل کسی انسان پر بھی میں نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

پس کسی مدعی کے دعوے کو پرکھنے کے لئے اس کی دعوے سے پہلی زندگی بہت بڑا معیار ہے۔ اور اگر مندرجہ بالا دلیل سے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت کر سکتے ہیں۔ تو یقیناً اس سے مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوت کو بھی پرکھ کر سچا ماننا پڑے گا۔ سو جاننا چاہئیے کہ جس طرح دعوے سے قبل آنحضرت صلعم کی زندگی عیوب اور گناہوں سے مبرا تھی۔ بعینہ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے قبل کی تمام زندگی بالکل بے لوث اور عیوب کے داغ سے مبرا مصفّا تھی۔ جیسا کہ آپؑ خود فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھو خدا تعالےٰ نے اپنی محبت کو تم پر اس طرح ... پورا کر دیا ہے۔ کہ میرے دعوے پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے۔ خود کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب یا افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی میں نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے۔ جو میرے سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے"۔

(تذکرۃ الشہادتین صـ۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج آج ۳۰ سال قبل شائع ہوا۔ مگر کبھی کسی مخالف نے اس کی تردید نہیں کی۔ بلکہ تمام مخالفوں سے بڑھ کر اور سب سے پہلے مخالفت کرنیوالے مولوی محمد حسین بٹالوی کی شہادت بھی حضور کی راستبازی اور پاکبازی اور آپکی بے نظیر زندگی کے حق میں ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"مؤلف براہین احمدیہ" مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدے کی رو سے شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار و صداقت شعار ہیں"۔ ...

(اشاعۃ السنہ جلد ۷ صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز لکھتے ہیں:۔

"اب ہم اس (براہین احمدیہ) پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آجتک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے"۔

(اشاعت السنہ جلد ۷ صفحہ ۶)

مندرجہ بالا الفاظ میں سب سے بڑا دشمن بھی آپکی دعوے سے پہلی زندگی کے بےنظیر ہونے کا قایل ہے۔ اور یہی قرآن مجید کے نزدیک سچے نبی کی علامت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ نبوت میں سچے اور راستباز تھے ٭

دوسری دلیل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دوسری دلیل دیتا ہوا اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ۔ یعنی اگر ہمارا یہ نبی سچا نہ ہوتا۔ اور جو الہامات وہ خدا کیطرف منسوب کرتا ہے جھوٹے ہوتے تو ہم اسکو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔ اور پھر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے۔ اور جو مہلت دعوے کے بعد اسے اپنا سلسلہ چلانے میں ملی ہے۔ ہرگز نہ ملتی۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک قانون بیان فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹے الہامات بناتا ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ جلد ہلاک کر دیتا ہے۔ اب اس آیت کی رو سے سچوں اور جھوٹوں کو پرکھنے کے لئے نبی کریم صلعم کی زندگی ہمارے لئے ایک پختہ معیار ہے کہ دعوے کے بعد جس طرح آپکو خدا تعالےٰ نے ۲۳ برس تک زندگی عطا کی۔ کسی جھوٹے کو دعوے کے بعد اتنی زندگی نہیں مل سکتی۔ اور کوئی جھوٹا مدعی الہام اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا جتنا کہ نبی کریم صلعم دعوے کے بعد زندہ رہے۔ اور قرآن مجید کے بتانے کیوجہ سے ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے آجتک کسی جھوٹے مدعی نبوت کو دعوے کے بعد ۲۳ سالہ مہلت نہیں ملی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اربعین میں ۵۰۰ روپیہ انعام کا وعدہ کیا ہے۔ مگر آجتک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ کوئی ایک نظیر بھی اسکے خلاف دکھا سکتا۔ توریت میں بھی لکھا ہے کہ جھوٹا نبی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اب اس قرآنی معیار پر حضرت مسیح موعود کو پرکھو تو معلوم ہوگا کہ آپنے "براہین احمدیہ" نام ایک کتاب شائع فرمائی۔ اور اس میں اپنے سینکڑوں الہام لکھے اور دنیا میں انہیں شائع کیا۔ اور بڑی تحدّی سے فرمایا۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو مجھ پر اترا۔ اس کتاب کے شائع کرنے کے ۳۰ سال کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ براہین احمدیہ میں جسقدر الہامات بھی خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کر کے آپنے شائع فرمائے وہ سب سچے تھے۔ ورنہ اگر وہ الہامات سچے نہ ہوتے تو کیا وجہ ہے کہ آپکو

شخص خدا پر تقوّل کرتا ہے۔ اور سینکڑوں جھوٹے الہامات خدا کیطرف منسوب کرتا ہے۔ اور ساری دنیا میں انکی منادی کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ تقوّل کی سزا اسے نہیں دیتا۔ اور نہ صرف یہ کہ اسے پکڑتا نہیں۔ اُسے بجائے ۲۳ سال کے اندر ہلاک کرنے کے ۳۰ برس سے زیادہ مہلت دیتا ہے۔ اس سے یقیناً یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آپ اپنے دعوے میں سچے تھے +

تیسری دلیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی تیسری دلیل قرآن مجید نے یہ دی ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ

(سورہ ہود ع ۲) یعنے اگر عرب کے کافر اس قرآن کو خدا کا کلام نہیں مانتے بلکہ انکا خیال ہے کہ اے نبی تو نے خود اسے تصنیف کیا ہے۔ تو انکو کہدو کہ تم بھی میری طرح انسان ہو پھر کیا وجہ ہے کہ تم ایسا کلام نہ بنا سکو۔ اسلئے اگر پورا نہیں تو کم سے کم دس سورتیں ہی اس کی مانند بناؤ۔ لیکن باوجود آنحضرت صلعم کے اس چیلنج کے کسی عرب کو یہ جراءت نہ ہوئی کہ وہ مقابل پر کوئی کلام چھوٹا یا بڑا پیش کرتا۔ اسلئے فرمایا۔ فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ یعنے اگر اس چیلنج کے جواب میں کوئی شخص قرآن کی مثل پیش نہ کرے۔ تو اے مسلمانو تم یقین کرلو کہ قرآن خدا کیطرف سے ہے۔ اس زبردست معیار کے مطابق اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ معجزہ عطا فرمایا۔ کہ آپنے محض خدا تعالےٰ کی تائید سے اعجاز احمدی اعجاز المسیح خطبہ الہامیہ وغیرہ متعدد کتب عربی میں لکھیں۔ اور تمام اہل عرب وعجم کو چیلنج دیا کہ وہ آپ کی کتابوں کی مانند کتب پیش کریں اور الگ الگ یا ملکر مقابلہ میں کتابیں تصنیف کریں۔ حضور نے صرف چیلنج ہی نہیں دیا بلکہ دس ہزار روپیہ تک کا انعام بھی مقرر کیا۔ پھر اس پر بس نہیں کی بلکہ اعلان فرمادیا کہ کسی شخص کو جواب کی توفیق نہ ملے گی۔ چنانچہ آج جبکہ حضور کی وفات کو بھی ۲۳ سال گذر چکے کسی کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ چیلنج کی شرائط کے مطابق ایک صفحہ یا ایک سطر بھی حضور کی کتب کے مقابلہ میں پیش کرتا۔ اور چونکہ آجتک نہ عرب سے نہ عجم سے ایک فرد واحد بھی حضور کے چیلنج سے عہدہ برا نہ ہوسکا۔ اس لئے ہم مسلمانوں کو حکم ہے کہ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ۔ کہ ہم یقین کریں۔ کہ حضور کی عربی کتب خدا کے علم اور اس کی توفیق کے ماتحت لکھی گئی ہیں۔ اور آپکا دعوٰی افترا نہیں بلکہ خدا کے حکم سے ہے۔ دیکھو یہ کس طرح ممکن ہے کہ عرب وعجم میں ہزاروں لاکھوں اعلیٰ سے اعلیٰ عالم موجود ہوں۔ اور پھر مرزا صاحب معاذ اللہ جھوٹے ہوکر اپنی عربی کتابوں کے متعلق یوں تحدّی فرمائیں:۔

"خدا تعالےٰ اون کے قلموں کو توڑ دیگا۔ اون کے دلوں کو غبی کردے گا۔ نیز فرمایا اگر اون کے آباؤ اجداد ان کے علماء وفقہا ان کے چھوٹے اور بڑے سب ملکر کوشش کریں۔ کہ میعاد کے اندر ایسی کتاب لکھدیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہرگز نہ لکھ سکیں گے"۔

کیا یہ تحدّی ایک جھوٹا کرسکتا ہے۔ اور پھر کیا ایک جھوٹے کی تحدّی پوری ہو سکتی ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور جھوٹے نہ تھے۔ بلکہ نہایت راستباز اور سچے تھے ۔

چوتھی دلیل

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ حضرت نوحؑ کی صداقت کی ایک دلیل دیتا ہوا فرماتا ہے۔ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥ (عنکبوت ع ۲)

یعنے ہم نے نوح اور کشتی میں بیٹھنے والوں کو بچالیا اور اس کشتی کو نوح کی صداقت کا نشان بنایا۔ اب اس معیار کے مطابق حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو پرکھو۔ تو معلوم ہو گا کہ جس طرح حضرت نوح کی کشتی ان کے متبعین کی حفاظت کا باعث ہوئی اور اسطرح وہ حضرت نوح کی صداقت کا نشان ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ انی احافظ کلّ من فی الدار۔ آپ کے گھر کی چار دیواری کے اندر جو بھی رہیگا۔ وہ طاعون کے طوفان سے محفوظ رہیگا۔ اور یہ آپ کی صداقت کا نشان ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے بعد قادیان میں بیسیوں دفعہ طاعون پڑی اور آپکے مکان کی چار دیواری کے بالکل ملحق جسقدر بھی مکان تھے انمیں ... کئی موتیں طاعون سے ہوئیں۔ لیکن آپ کا مکان نوح کی کشتی کیطرح طاعون کے طوفان میں گھر کر بھی بالکل محفوظ رہا۔ اور اس میں ایک شخص بھی طاعون سے فوت نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح حضرت نوحؑ خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے! وہ آپ کی کشتی میں بیٹھنے والے حضرت نوح کیوجہ سے ڈوبنے سے بچائے گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ اپنے دعوے میں راستباز تھے اور آپکی چار دیواری میں رہنے والوں کا طاعون سے بچ جانا یقیناً حضور کی راستبازی کی دلیل ہے۔ بلکہ اگر غور کیا جاوے تو کشتی کے ذریعہ بچ جانا تو قانون قدرت میں خدا کا مقرر کردہ ایک عام ذریعہ ہے جس سے مسلم و کافر دونو روز و شب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر کسی کے گھر کا طاعون کے طوفان سے لازماً بچ جانا قانون قدرت میں کوئی ذریعہ نہیں۔ اس لئے آپکے مکان میں آپکے متبعین کا طاعون سے بچنا حضرت نوح کی کشتی کے ذریعہ طوفان سے بچنے سے زیادہ آپ کی صداقت کی دلیل ہے ۔

(ام داؤد)

مندرجہ بالا مضمون کے لئے محترمہ ام داؤد صاحبہ اہلیہ جناب سید محمد اسحٰق صاحب پروفیسر جامعہ کا شکریہ امید ہے موصوفہ اس کی تکمیل فرمائیں گی۔ اور دیگر موضوعات پر بھی مدلل مضامین سے مصباح کو رونق بخشینگی

دیگر تعلیمیافتہ بہنوں سے بھی استدعا ہے۔ کہ وہ مہربانی فرماکر اپنے قیمتی وقت کا کچھ حصہ نکال کر مصباح کے لئے دینی تمدنی۔ معاشرتی۔ دستکاری کے مضامین لکھیں۔ اخبار کو بہتر سے بہتر بنانا خود انہی کے ذمے ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عورتوں پر احسانات

یہ بات کسی سے بھی پوشیدہ نہیں کہ اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر اس میں کیا تغیر پیدا کیا خصوصًا عرب جیسے ملک میں جس میں کہ عورتوں کی مردوں کے مقابل پر کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھی جاتی تھی۔ اور ان کو حیوانوں کیطرح ورثے میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور ان کے والدین اور بھائی وغیرہ مرجانے کے بعد ان کو کچھ حصّہ بھی ان کی جائداد میں سے نہ دیا جاتا تھا۔ نیز خاوندوں کے مرجانیکے بعد عورت کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ساتھ ہی جل مرے۔ اور اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی۔ تو اسکو باعث شرم سمجھتے اور کہتے کہ یہ ہمارے لئے ذلت کا موجب ہے کہ ہم کسی کو اپنا داماد بنائیں۔ یہ خیال کرکے وہ اسے زندہ درگور کردیتے تھے۔ عیسائی قوم میں عورت اپنی جائداد کی مالکہ نہ ہوسکتی تھی۔ اور نہ کوئی عہد و پیمان کرسکتی تھی، غرضیکہ عورت کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ ہرگز خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتی۔ ایک خاوند اپنی عورت پر نہایت جابرانہ اور حاکمانہ طور پر حکومت کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ گویا یہ میرے پاؤں کی جوتی ہے جسے خدا تعالےٰ نے میری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا مجھ پر کوئی حق نہیں۔ اور اسکو علم حاصل کرنے سے بھی محروم رکھا جاتا تھا

ان تمام رسومات قبیحہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استیصال کیا۔ حضور نے فرمایا۔ اے مسلمانو جسطرح تمہارے حقوق تمہاری عورتوں پر ہیں۔ اسی طرح ان کے حقوق بھی تم پر ہیں۔ ہمیشہ ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو چنانچہ ارشاد ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ کہ تم میں سے اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنیوالا ہی بہتر اور اچھا آدمی ہے۔ جو تم خود کھاتے ہو انہیں بھی کھلاؤ جو خود پہنتے ہو انہیں بھی پہناؤ۔ اور ان کی خواہشات کو پورا کرو۔ اور ہر طرح سے ان کی حفاظت کرو۔

نیز واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت کہہ کر چھوٹی بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے ہمیشہ کے لئے منع فرمایا۔ اور اس طرح اس ملعون رسم کا ہمیشہ کے لئے انسداد کیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی آج کے بعد دختر کشی کا ارتکاب کریگا۔ اس پر جنّت حرام ہے۔ عورتوں کو بھی تنبیہ کی کہ تمہارا بھی خدا تعالےٰ سے وہی تعلق ہوسکتا ہے جیساکہ مردوں کو حاصل ہے۔ نیکی کا کوئی درجہ ایسا نہیں جسے مرد حاصل کرسکیں۔ اور تم محروم رہو۔ ایک مومنہ عورت اور مومن مرد کا خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک ہی درجہ ہے۔ اسبات کیطرف بھی توجہ دلائی کہ تم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ اسبات کو دل سے نکال دو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری کوئی وقعت نہیں ہے۔ چنانچہ عورتیں بھی ان احکام پر جو حضورؐ نے بیان فرمائے پورے طور پر عمل پیرا ہوئیں۔ اور بڑے بڑے مراتب حاصل کئے اسلام کی ابتدائی تاریخ شاہد ہے کہ مسلم خواتین نے بڑے کارہائے نمایاں کئے جن پر اہل اسلام بجا طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخر کر سکتے ہیں +

صنف نازک نے تھوڑے ہی عرصے میں اپنے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کر لی اور دنیا کو بتا دیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر عورتیں بھی بڑے بڑے مراتب حاصل کر سکتی ہیں وہی عورت جو کسی زمانے میں حقیر ذلیل اور بھیڑ بکری کیطرح جائداد میں تقسیم ہونیوالی سمجھی جاتی تھیں اس نے آنحضرت صلعم کے صدقے میں ایسا عروج حاصل کیا کہ تمام دنیا کی نظروں میں قابل احترام سمجھی جانے لگی۔ آپ نے جس طرح مردوں کو علم کیطرف توجہ دلائی۔ اسی طرح عورتوں کو بھی زیور علم سے آراستہ ہونے کی تاکید فرمائی چنانچہ حضرت عائشہ سے ایک روایت ہے۔ کہ فرمایا۔ جس نے تم میں سے لڑکیوں کی اچھی طرح تربیت کی اور انکی اچھی طرح پرورش کی قیامت کے دن میں اور وہ دونوں اکٹھے ہوں گے۔ پھر مردوں کو کہا کہ اپنی عورتوں کا احترام کرو۔ اور انہیں عزت سے پکارو تاکہ ان کے دلوں میں تمہاری محبت اور عزت زیادہ ہو۔ چنانچہ جسوقت حضور کی لڑکی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپکے پاس آتی تھیں تو آپ احترام کے طور پر اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور جنگ حنین میں جبکہ آپکی رضاعی بہن قیدیوں میں آپکے سامنے لائی گئی۔ تو آپ نے ان کو پہچان کر اپنی چادر ان کے بیٹھنے کے لئے بچھا دی +

آپکا یہ عملی نمونہ اسبات کا زبردست ثبوت ہے کہ عورت ذلیل اور حقیر مخلوق نہیں۔ بلکہ قابل قدر اور لائق تکریم ہستی ہے +

حضور کے بھی احسانات تھے جنہوں نے عورتوں پر اتنا گہرا اثر کیا کہ وہ اپنے بھائی بہن والدین جان مال خاوند سب کچھ آپ پر قربان کرنے کو طیار ہو گئیں۔ ایک روایت ہے کہ جنگ احد میں جب آنحضرت صلعم کے فوت ہو جانے کی خبر پھیل گئی۔ اور مسلمان عورتوں کو اسبات کا علم ہوا۔ تو وہ دیوانہ وار اور بے قرار ہو کر گھروں سے باہر نکل کھڑی ہوئیں۔ تاکہ آنے جانے والے سے حضورؐ کی خیریت دریافت کریں۔ ایک عورت جو اسی غرض کیلئے کھڑی تھی۔ کہ آنحضرتؐ کی خبر پاؤں۔ اسکو ایک شخص نے آکر کہا کہ تمہارا بھائی شہید ہو گیا ہے۔ اس نے گھبرا کر پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا حال ہے۔ اس شخص نے پھر کہا۔ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے۔ اس عورت نے پھر کہا میں نبی کریمؐ کا حال پوچھتی ہوں۔ اس شخص نے جواب دیا تمہارا خاوند شہید ہو گیا ہے۔ اس عورت نے نہایت غصّے سے کہا کہ نبی کریم کا کیا حال ہے۔ تو اس شخص نے جواب دیا کہ تیرا لڑکا بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس عورت نے پھر جھنجھلا کر پوچھا کہ میں تو حضورؐ کی خیریت پوچھتی ہوں۔ پھر اس شخص نے جواب دیا کہ آپ بفضل خدا بخیریت ہیں۔ اس عورت نے نہایت خوشی سے کہا الحمد للہ۔ اور بجائے اسکے کہ اسکے چہرہ پر غم کے آثار نمایاں ہوتے خوشی سے پھولی نہ سمائی اور کہا کہ اگر حضور زندہ ہیں تو مجھے کوئی غم نہیں +

یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ عورتوں پر حضورؐ کی محبت اور قوت قدسی کا کتنا زبردست اثر تھا کہ وہ حضور کے مقابلے میں عزیز ترین رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہ کرتی تھیں۔ ایسا کیوں تھا؟ اس کی وجہ صرف حضور کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور عورتوں پر بے نظیر احسانات تھے'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوس آجکل کی ان عورتوں پر جو دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتیں۔ اور حضورؐ کے احسانات اور تعلیم کو بھول گئی ہیں۔ اور پھر اس جہالت کے سمندر میں غوطے کھانے لگ گئی ہیں جس سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو نکالا تھا۔ اور پھر انہی کفر و بدعت کی باتوں میں پھنس گئیں ہیں جسکا حضورؐ نے انسداد کیا تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی عزت کو قایم اور زیادہ بڑھانے کی کوشش کرتیں۔ انہوں نے اس سے بھی تنزل کرنا شروع کر دیا ہے۔

پس اے میری محترم بہنو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھو تاکہ دنیا میں تمہاری قدر و منزلت زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں قبول کی جاؤ +

(خاکسار محمد صدیق امرتسری متعلم مدرسہ احمدیہ)

پیدائش عورت

(۱)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے جسقدر لڑکی کی پیدائش پر نفرت کا اظہار کیا جاتا تھا۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ حتےٰ کہ اس بیچاری کو زندہ درگور کر دیتے تھے ظالم باپ کے دل میں ایک ذرّہ بھر بھی رحم اس رقیق القلب ہستی کے لئے پیدا نہ ہوتا۔ اور وہ اس معصوم چہرے کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا +

زمانہ حال میں بھی جہانتک مشاہدات بتلاتے ہیں۔ عوام لڑکے کو لڑکی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور لڑکی کی پیدائش پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ جو سنت نبویؐ کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں لڑکی پیدا ہو اور وہ نہ اسے قتل کرے۔ اور نہ ذلیل کرے۔ اور نہ لڑکوں کو اس پر فضیلت دے اور اس کی اچھی طرح تعلیم و تربیت کرے تو منجملہ دوسری نیکیوں کے اسکا یہ کام بھی نیکی شمار کیا جاویگا۔ اور خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کا باعث ہوگا۔ اور اسکے بدلے میں اللہ تعالےٰ اسے جنّت عطا کریگا +

(۲)

آپؐ نہ صرف حضرت امام حسینؓ اور حسنؓ کو ان کے بچپن میں پیار اور ادب کے ساتھ تعلیم دیتے بلکہ حضرت فاطمہؓ کے لئے بھی کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور ان کو بھی اعلیٰ دینی تربیّت کے مقام تک پہنچایا۔ عورت کی تعلیم کا جسقدر آپکو خیال تھا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس واقعہ سے لگتا ہے۔ ایک دفعہ ایک مسلمان عورت نے اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر کے عرض کی۔ کہ میں..... اپنی شادی کا اختیار حضورؐ کے ہاتھ میں دیتی ہوں۔ قومی اور دینی فوائد کو مدّنظر رکھکر جہاں چاہیں کر دیں۔ سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ کے ساتھ اس کی شادی قرار پائی۔ آنحضرت صلعم نے اس صحابی سے دریافت فرمایا کہ تم کتنا روپیہ بطور مہر کے اس عورت کو دے سکتے ہو۔

(۳)

یہ زمانہ نہایت افلاس کا زمانہ تھا۔ اس صحابیؓ نے عرض کیا۔ کہ حضورؐ سوائے اس تہبند کے جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں۔ میرے پاس اور کوئی مالیت نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وجہ سے اس شادی کا خیال ترک کر دیا گیا اور وہ صحابیؓ مجلس سے اٹھکر چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریمؐ نے اس صحابیؓ کو واپس بلوایا۔ اور فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد ہے۔ صحابیؓ نے عرض کی۔ کہ فلاں فلاں حصہ مجھے یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہم تیری شادی اس عورت سے کر دیتے ہیں اس شرط پر کہ تم اس عورت کو بھی وہی قرآن سکھا دینا جو تم کو یاد ہے۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ ایکطرف تو اسباب پر بھی زور دیتے تھے۔ کہ شادی کے ساتھ ہی عورت کی علیحدہ جائداد مقرر ہو جائے۔ آپؐ نے مہر کی رقم کو شادی کا لازمی جزو قرار دیا ہے۔ تاکہ عورت بھی اپنی شخصیت کو قائم رکھ سکے۔ اور اپنے طور پر غریب رشتہ داروں مسکینوں غریبوں کی مدد کر سکے۔ اور عورت ہونے کے لحاظ سے خود مذہبی اور قومی اور ملکی خدمات میں حصہ لے سکے اور دوسری طرف آپؐ مردوں کو یہ سبق بھی دیتے تھے۔ کہ دیکھو صرف مالی رنگ میں تم نے عورت کو ممتاز نہیں بنانا۔ بلکہ تمہاری دائمی دوستی اور دائمی تعلق کا حق تو یہی ہے۔ کہ تم نے عورت کو علمی رنگ میں بھی ممتاز کر کے اپنے برابر حقوق کو قائم رکھنا ہے۔ اور جتنا علم تم کو ہے۔ اتنا عورت کو بھی سکھا دینا۔

آپکی اس تعلیم کے مطابق ہر مسلمان مرد کا یہ فرض قرار ہے۔ کہ اپنی طاقت اور فرصت اور علمی حیثیت کیمطابق عورت کو علمی ترقی کے مقام پر لانیکی کوشش کرے۔ جس علمی مقام کو اس نے خود حاصل کیا ہے۔

(۴)

جوانی کے ایام میں عورت کو ایک رنگ میں اپنی عزت کی حفاظت کی اشد ضرورت تھی۔ اسکی عفت و عصمت محفوظ نہ تھی۔ اس حالت میں آپؐ نے مردوں کو حکم دیا کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور عورت کو حکم دیا کہ جب اسے اپنے دائرۂ عمل یعنے گھر کی چار دیواری سے باہر جانا پڑے یعنی سڑکوں اور بازاروں میں تو اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا کرے۔ تاکہ مردوں عورتوں کی آپس کی نظروں کو بچانے میں مدد ہو۔ اس طریق پر آپؐ نے عورت کی ہستی پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ کہ اوسکی عصمت کے ضائع ہو جانیکی بنیاد کو نہایت مستحکم کر دیا ہے۔ یہ مت خیال کرنا کہ عورت کو اپنے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کیونکہ اگر یہ بات ہوتی تو نظروں کو نیچی رکھنے اور پردے کے احکام کیوں جاری ہوتے۔ گھر میں تو ان احکام پر عمل کرنے کی ضرورت اور موقعہ ہی نہیں ہوتا حضرت نبی کریمؐ کا یہ فرمانا کہ اپنی نظروں کو نیچے رکھو اور پردہ کا حکم بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضور مسلم عورتوں کے باہر نکل کر کام کرنے کو پسند فرماتے چنانچہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں آپؐ کی بیویاں اور دیگر مسلم عورتیں اسی مسجد میں الگ کھڑے ہو کر با جماعت نماز ادا کرنے کے لئے جاتی تھیں جس میں کہ مرد جاتے تھے وعظ و لیکچر سننے کے لئے بھی باہر جاتی تھیں۔ سیر تفریح کے لئے بھی باہر جاتی تھیں۔ عورتیں گھوڑے کی سواری بھی کرتی تھیں۔

(۵)

عورتیں نہ صرف مردوں سے خود علم حاصل کرتی تھیں بلکہ اپنے سے کم علم والے مردوں کو بھی علم پڑھایا کرتی تھیں

اگر زمانہ نے جنگ پیدا کی۔ تو عورتیں بھی جنگ میں شامل ہو کر اپنے مردوں کی مدد کرتی تھیں۔ لڑنے والے مردوں کو پانی لاکر مہیا کرتیں۔ اور ان کے زخموں پر مرہم پٹی کرتیں۔ اور ان خدمات کو خود رسول کریم صلعم کی بیویاں اپنے مبارک ہاتھوں سے بجالاتی تھیں۔ غرضیکہ رسول کریم کی مبارک تعلیم کے مطابق عورت مردوں کے تمام پبلک کاموں میں حصہ لے سکتی ہے۔ ان تعلیموں پر عمل کرتے ہوئے جو کہ آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک اور رنگ میں بھی رسول کریم صلعم نے عورت کی عزت کو قائم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرتے وقت چار باتیں مدنظر رکھی جاسکتی ہیں۔ مال کیوجہ سے شادی کی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات خاندانی عزت کی لاج رکھکر شادی کی جاتی ہے۔ اور پھر بعض دفعہ عورت اپنے حسن اور خوبصورتی کیوجہ سے انتخاب کی جاتی ہے اور چوتھے عورت اپنی نیکی اور قابلیت کیوجہ سے پسند کی جاتی ہے۔ مگر آپ مسلم کو خطاب کرکے فرماتے ہیں۔ کہ اے نیک بخت تیرے لئے یہی لائق ہے۔ کہ تو اپنے انتخاب کی بنیاد عورت کی نیکی سلیقہ اور عقل اور فہم اور دین پر رکھا کر۔ اس کلام سے آپ نے عورت کے معیار کو بہت بلند کر دیا ہے۔ اور عارضی اور فانی۔ مالی اور حسن اور خوبصورتی کے معیار کو غیر اصل قرار دیکر عورت کی نیکی اور قابلیت کو اسکی محبت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ کیونکہ عورت کی حقیقی مالیت نسب اور اسکا حقیقی حسن اسکی نیکی اور فرمانبرداری عقل اور سلیقہ کو قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالے ہمیں اس محسن نبی کی ہر تعلیم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(باقی انشاء اللہ آئندہ)

(امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ ملک نصر اللہ خانصاحب افریقوی حال قادیان)

چندہ کشمیر کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

تازہ ارشاد

"موجودہ نازک وقت میں تحریک کشمیر کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ ہر احمدی جماعت اور ہر احمدی فرد کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ کرے! اسوقت کم و بیش تین ہزار روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں ہر قسم کی سستی کو چھوڑ کر نہ صرف اپنے آدمیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی جو تحریک کشمیر کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوں چندہ لینے میں پوری پوری کوشش اور زور ہی سے کام لیں گی۔ تحریک کشمیر کے سلسلہ میں یہ ایک خاص وقت ہے اور خاص توجہ چاہتا ہے۔" والسلام

"خاکسار میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی"

چندہ کشمیر میں احمدی مستورات کی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا تازہ ارشاد جہاں تمام احمدیہ جماعتوں اور تمام احمدیہ افراد کو .... یہ تاکید کرتا ہے کہ ہر ایک احمدی اپنا چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرے۔ اور اس چندے میں کسی قسم کی سستی نہ ہونے دے۔ کیونکہ اسوقت تحریک کشمیر کے سلسلہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18

روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ وہاں تمام احمدی مستورات سے بھی یہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی نہ صرف خود اپنی طرف سے حسب توفیق چندہ ادا کریں۔ بلکہ دوسری مستورات سے بھی کشمیر کی بیواؤں اور کشمیر کے بے بس و بیکس یتیم بچوں کے لئے چندہ وصول کریں۔ کیونکہ کشمیری بہنوں اور کشمیری بے ماں باپ بچوں کی امداد کرنی انکا بھی فرض ہے۔ پس حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے ماتحت مصباحی بہنوں کی خدمت میں یہ تحریک پیش کی جاتی ہے ؀

مصباحی بہنوں کو یہ علم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت کشمیری بیواؤں کی امداد کے لئے میاں احمد الدین صاحب زرگر دورہ کرتے ہوئے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس دورہ میں ۵۳۰ روپیہ کی رقم داخل کرتے ہوئے رپورٹ کی ہے۔ کہ اس رقم میں مبلغ ۱۰۰ روپیہ احمدی اور دیگر عورتوں کا بھی شامل ہے۔

ذیل میں احمدی و دیگر مستورات کے چندہ کی فہرست اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ کہ اس فہرست کو پڑھکر جن مستورات نے اس چندہ کیطرف توجہ نہیں کی ہے۔ وہ بھی کشمیر کی بیواؤں کی امداد میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں۔ اگر اخبار مصباح میں گنجائش ہوتی تو اسے مستورات کے ناموں کے ساتھ شائع کیا جاتا۔ لیکن عدم گنجائش مانع ہے۔ جب میاں احمد الدین صاحب زرگران کے گاؤں میں چندہ کے لئے آویں۔ تو جلسہ کر کے چندہ وصول کرنا مناسب ہے فہرست حسب ذیل ہے:۔

مستورات گوجرہ ۴ روپیہ۔ مستورات گوجرہ ۹ روپے۔ مستورات بھیرہ ۱۴ روپیہ۔ اسمیں ایک کرنڈ چھلے کا قیمت بھی شامل ہے۔ اور اس چندہ کے وصول کرنے میں جناب اہلیہ صاحبہ مستری عطاء الرحمن صاحب محصل اور اہلیہ صاحبہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب نے خاص کوشش کی ہے اور مستورات کھاریاں ۲۵ روپیہ بصورت زیور و نقد۔ ایک ہار ہاجرہ بی بی صاحبہ نے ساڑھے چھ روپیہ کا عطا فرمایا۔ اور سیدہ بیگم صاحبہ نے چار روپیہ کی چوڑیاں عنایت فرمائی ہیں۔ باقی رقم متفرق طور پر جمع ہوئی۔ ان بہنوں کا خصوصیت سے شکریہ ہے چک ۵۶۵ و چک ۵۶۳ ۲۷ر۔ اسمیں تین روپیہ چھ آنہ کی چوڑیاں متاب بی بی صاحبہ کی شامل ہیں۔ اہلیہ صاحبہ مستری فیروز الدین صاحب عارف والے نے ۴ روپیہ کی رقم عطا فرمائی اہلیہ صاحبہ چوہدری اعظم علی صاحب عطار راولپنڈی ۲ روپے۔ اہلیہ صاحبہ راجہ علی محمد صاحب راولپنڈی ایک روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ صاحب ایک روپیہ۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر نے جو فہرست مجھے مستورات کی دی تھی ۵ روپیہ کی تھی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ اسے کم از کم ایک سو روپیہ تو کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیان کی مستورات سے ۵ روپیہ کی رقم لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ گئے اور اُسدن شام کیوقت ۵ روپے لے آئے۔ اور جب انہوں نے قادیان کی بعض مستورات میں ذکر کیا کہ ۵ روپے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ایک سو روپیہ ہو جائے تو بعض احمدی مستورات نے اُن سے کہا۔ کہ قادیان کے باہر کی مستورات کا چندہ تو پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ روپے تک ہو بلکہ بعض جگہ کا اس سے بھی زیادہ۔ لیکن قادیان کے صرف ۵ روپے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ لہذا آپ قادیان کی مستورات میں مزید تحریک کریں۔ تب میاں احمد الدین صاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دارالفضل اور محلہ دارالرحمت اور بعض جگہ دارالامان کی مستورات میں تحریک کر کے دو دن کے اندر مبلغ ۱۰۰ روپے جمع کردیئے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں کے اخلاص کو قبول فرماوے۔

چندہ کشمیر تندہی سے وصول کیا جائے

امید ہے۔ کہ احمدی مستورات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کے پورا کرنے کے لئے اپنی کشمیر کی بہنوں اور یتیموں کی امداد کے لئے ہر جگہ جمع کر کے چندے وصول کر کے ارسال کرینگی۔ اس تسلسل میں لجنہ اماء اللہ کی انجمنوں کو بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

نوٹ:۔ اس سلسلہ میں جو کام کیا جائے اس کی رپورٹ فنانشل سیکرٹری یا حضرت کے حضور کی جاوے۔ تا اسے اخبار میں شائع کرتے ہوئے اس تحریک کو زندہ رکھا جاوے۔ اللہ تعالےٰ اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری چندہ کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

ماہواری جلسہ کی رپورٹ

لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۱۰ ؍جولائی لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ زیر صدارت محترمہ زینب صاحبہ منظر قیوم برمکان مرزا گل محمد صاحب منعقد ہوا۔ آمنہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ زادی منشی نور احمد صاحب نے ایک مدلل مضمون صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑھکر سنایا۔ اور امۃ المنان صاحبہ بنت ماسٹر مولا بخش صاحب نے بھی ایک مضمون پڑھا۔ بعد ازاں جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے قریباً پون گھنٹہ تک اپنے مؤثر و مخصوص انداز میں حقوق اللہ اور حقوق العباد پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ اور عورتوں کو قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کافی تعداد میں تھیں۔ اور حاضرات نے غیر معمولی تحمل اور سکون کا مظاہرہ کیا۔

والسلام

(منتظمہ جلسہ والدہ خلیفہ صلاح الدین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ انبالہ

ہمارا جلسہ کافی عرصہ سے بند تھا۔ لیکن اب پھر خدا تعالےٰ کے فضل سے شروع ہوگیا ہے۔ یہ جلسہ بروز اتوار سولہ تاریخ ہوا۔ اس میں احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں۔ جنہوں نے نہایت اطمینان کے ساتھ ہماری تقریروں کو سنا۔ کلثوم بیگم صاحبہ نے صداقت مسیح موعودؑ پر۔ عزیزہ بیگم صاحبہ نے وفات مسیح پر روشنی ڈالتے ہوئے مضمون پڑھے۔ امۃ الحق صاحبہ نے قبولیت دعا پر اور نظیر بیگم صاحبہ نے بھی تقریریں کیں۔ جنکا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ بہت سی چھوٹی لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے بعد تقریباً بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ بہنیں ہماری لجنہ کی کامیابی کیلئے خلوص دل سے دعا کریں۔

(خاکسار پریذیڈنٹ غلام فاطمہ بیگم لجنہ اماء اللہ انبالہ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶

اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

غالیچہ کا نمونہ

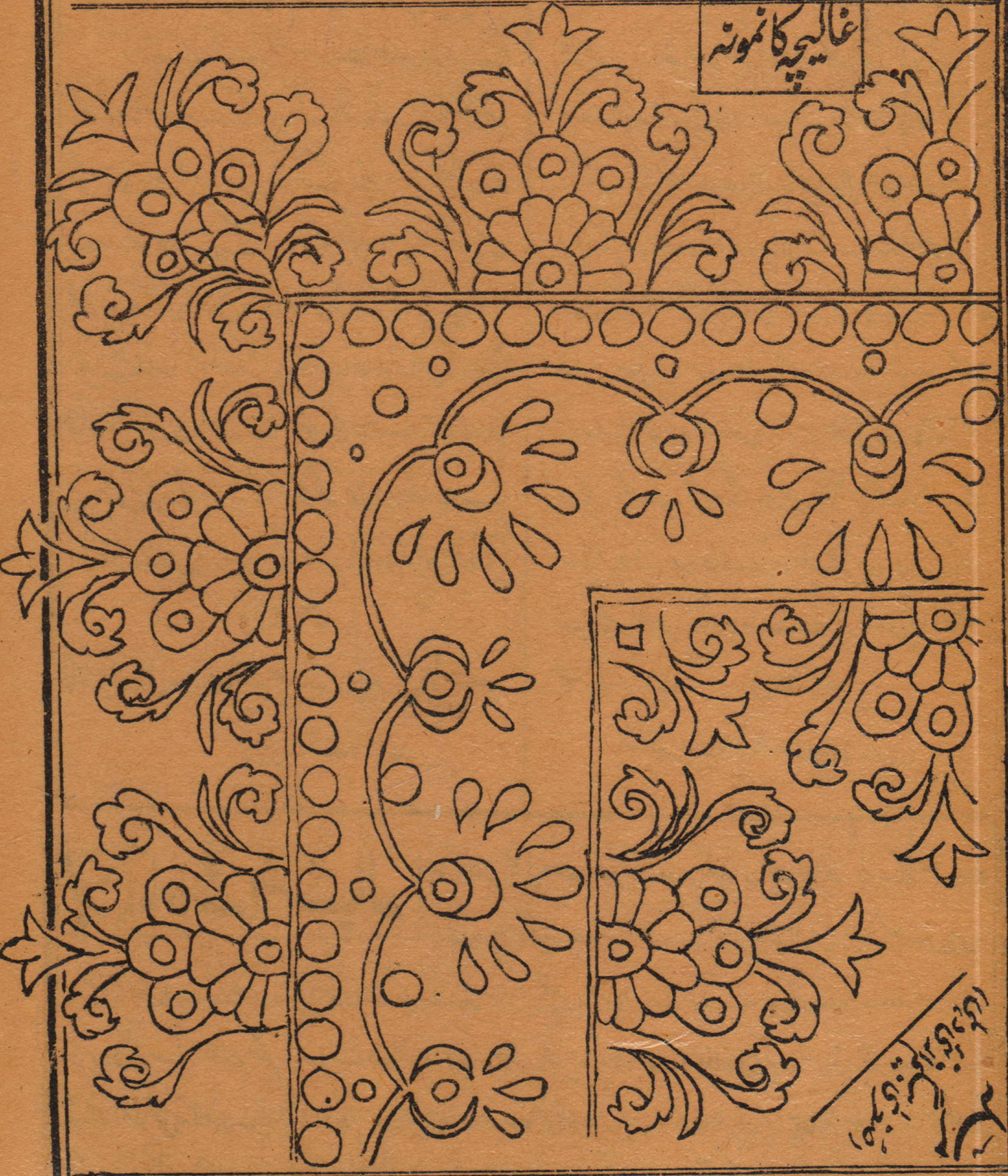

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔